بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پولوس اوّل اور پولوس ثانی مرزا بشیر الدین محمود احمد کے درمیان اِنتہائی حیرت انگیز مشابہت

معزز قارئین کرام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پال،اسکا ساؤل پیدائشی نام تھا اور یہ ۴ بی سی ای میں ٹارسس شہر جو کہ آجکل ترکی میں ہے وہاں پیدا ہوا۔

پال جوانی سے ہی ایک شاطر اور انتہائی چالاک مگر حضرت ابراھیم، دوسرے انبیاء اور پھر موسیٰ ء،تورات اور حضرت مسیح ناصری ء کی تعلیم (جو کہ اصل میں ایک ہی تعلیم تھی) اور ان سب الہامات سے اچھی طرح واقف تھا جن کے مطابق ایک عظیم مرسل کی آئندہ پیدا ہونے کی بشارات موجود تھیں اور سب اسکا انتظار کر رہے تھے اور جن کے بارے میں حضرت مسیح ناصری ء نے بھی بشارات دیں تھیں اور کہا تھا کہ جب میں چلا جاؤں گا تو خدا وہ آپکے پاس بھیج دے گا اور وہ نہیں آئے گا جب تک میں نہ جاؤں اور وہ قدرت تمہارے ساتھ ہمیشہ رہے گی ــــــــوغیرہ وغیرہ

پال جو کہ خود ایک یہودی فریسی بھی رہ چکا تھا اور ایک مشہور فریسیوں کے گروپ کا ممبر بھی رہ چکا تھا جو انتہائی غور وفکر سے تورات کا مطالعہ کرتے تھے اور اس وقت کے عام عوام ان سے دینی معلومات اور مسائل کے حل تورات اور مقدس تعلیم کی روشنی میں کروایا کرتے تھے اور ان فریسیوں کو بنی اسرائیل کے مختلف قبائل میں بڑی عزت واحترام سے دیکھا جاتا تھا۔

حضرت عیسیٰ ء کے ماننے والوں کی مخالفت بلکہ انکو پتھر مار مار کر مارنے کی سزائیں دینے میں پال بھی اپنی جوانی کے ایام میں شامل رہا جیسے کہ جب سینٹ سٹیفن جو کہ عیسائیوں کا پہلا شہید مشہور ہے اسے پتھر مار مار کر مارا گیا تو اسمیں پال نے بھی پتھر مارنے یا پھینکنے میں شرکت کی۔ پال اچھی طرح جانتا تھا کہ ایک مرسل کے مبعوث ہونے کے وعدے موجود ہیں جن کی بشارتیں مقدس کتب،انبیاء بشمول حضرت عیسیٰ ء دیتے رہے ہیں۔ چنانچہ اس شاطر اور مفتری انسان نے اس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے پہلے عیسائیت میں داخل ہوا اور پھر اس نے یہ دعویٰ کر دیا کہ اس نے خدا کو دیکھا ہے اور اسکے بیٹے کو بھی ساتھ دیکھا ہے (یعنی حضرت عیسیٰ ء کو اس نے خدا کا بیٹا بنا ڈالا جو کہ اس سے پہلے عیسائیوں کا یہ بدعقیدہ نہ تھا بلکہ وہ بھی یہودیوں کی طرح توحید کے قائل تھے) اور مزید اس نے کہا کہ خدا نے اس کو مامور کر دیا ہے (یاد رہے کہ جب کوئی خدا کے مامور کئے جانے کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ اصل میں مرسل ہی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے خواہ وہ اسکا کھلا کھلا اعلان کرے یا نہ کرے کیونکہ جو بھی خدا الہام کے ذریعے کھڑا کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا مرسل ہی ہوتا ہے خواہ اسکو بہت چھوٹا سا ہی مشن کیوں نہ دیا جائے اور عیسیٰ ء کے فوراً بعد تو صرف ایک ہی عظیم نبی آنحضرت ﷺ کے مبعوث ہونے کی بشارات تھیں، پال کے اور دعووں کا ذکر ذیل میں کروں گا)

پال نے خدا اور مسیح ء کو ڈوماسکس کے قریب دیکھنے کا دعویٰ کیا تھا۔(دیکھیں گلاٹینز ۱۶:۱ اور کورنتھنز ۹:۱۱)

اس کے علاوہ دوسرا بد اور شیطانی عقیدہ اس مفتری علی اللہ نے یہ گھڑ لیا کہ اس نے حضرت عیسی ٰ کو جسمانی طور پر دیکھا ہے اس لیے وہ اپنے جسم عنصری کے ساتھ اٹھا لئے گئے ہیں اور جنتوں میں اپنے اسی مادی جسم کے ساتھ موجود ہیں اور جلد اپنے اسی مادی جسم کے ساتھ واپس آئیں گے جس کا انتظار آج بھی عیسائی کر رہے ہیں۔ مزید اس نے تین خداؤں کا مشرکانہ عقیدہ جو عیسائیوں میں ٹرینٹی کے نام سے مشہور ہے اسے متعارف کرا کے توحید باری تعالی پر ضرب لگانے کی ناپاک کوشش کی جس کا عیسی ٰ اور انکی مقدس ماں سے دور کا بھی کوئی تعلق یا واسطہ نہ تھا۔

پال نے چالاکی سے اور یہودیوں سے بچے رہنے اور دور رہنے کی غرض سے یہ بھی کہا کہ خدا نے اسے یہودیوں کے قبائل کے علاوہ غیر یہودی یعنی گریکس، باربیرئینز وغیرہ لوگوں کو اسکی سوکالڈ ھدایت کی طرف بلانے کا کام دیا ہے۔ یعنی نعوذ باللہ، اللہ کی سکیم کیلئے مامور کیا گیا ہوں (دیکھیں رومنز ۱: ۱۴) اور اس نے پیٹر (سینٹ پیٹر) سے معاہدہ کیا کہ وہ صرف یا زیادہ تر یہودیوں کو تبلیغ کرنے کا کام کرے اور پال دوسرے تمام لوگوں کو تبلیغ کرے گا، جس پر دونوں راضی ہو گئے۔ جس پر پال نے چار لمبے لمبے سفر موجودہ ایشیاء، گریس اور روم کے علاقوں کے بھی کئے اور روم تک گیا اور جگہ جگہ رک کر لوگوں کو اپنے خود ساختہ ایمان جس کا حضرت عیسی ٰ سے کچھ لینا دینا نہ تھا اسکا پرچار تقریروں اور تحریروں کے ذریعے کیا اور کئی ہزار لوگ جگہ جگہ اپنے پیرو کار بنائے اور کلیساء بنوائے اور عورتوں کی تنظیم بھی بنائی جو کہ گرجوں وغیرہ میں کام اور تبلیغ کرنے کے لیے اسنے مامور کیں جو آج بھی ننوں (Nuns) کی شکل میں موجود ہے اور پادریوں کی طرح یہ ننیں بھی اپنی ساری ساری زندگیاں وقف کر دیتی ہیں۔

اس کے علاوہ اس نے یہ عقیدہ بھی متعارف کرایا کہ مسیح نے اپنا خون دے کر یا پیش کر کے یعنی نعوذبللہ صلیب پر وفات پا کر تمام اسکے ماننے والوں کے تمام سابقہ اور آئندہ گناہ معاف کروا لیے ہیں۔ جو کہ ایک کذب تھا اور آج بھی اکثر عیسائیوں کا یہ عقیدہ ہے۔ (دیکھیں رومنز ۳: ۲۳-۲۵)

پال ایک مشہور اور زبردست با اثر مقرر اور رائٹر بھی تھا مگر اسکے خطوط پڑھنے سے علم ھوتا ہے کہ اسکی لکھائی اور تحریر اس زمانے میں سب سے عمدہ یا اچھی نہیں مانی جا سکتی مگر لوگوں پر اثر کرنے والی اسکی تقاریر بہت مشہور ہوئیں۔ اس کے علاوہ وہ اپنے گرجوں اور مختلف علاقوں میں اپنی قائم شدہ عیسائیوں کی جماعتوں کو خطوط کے ذریعے متحرک اور فعال رکھتا دو لوگ جو اسکے پیغامات اور خطوط لے کر مختلف مقامات پر جا کر پیغام رسانی کیا کرتے تھے ان میں ٹیمتھی اور ٹائٹس مشہور ہیں۔ پال نے ایک اور ڈرامائی طور پر دعوی کیا اور بہت سارے لوگوں کو متاثر کر کے اپنے فرقہ میں داخل کیا وہ یہ تھا کہ خدا نے اسے بتایا ہے کہ خدا نے اسے اسکی ماں کی کوک میں ہی اسے علیحدہ کر کے چن لیا تھا (نعوذبللہ) (دیکھیں گلاٹینز ۱: ۱۵-۱۶، ۲: ۷-۸، رومنز ۱۱: ۱۳-۱۴)

پال نے دوسرے عیسائی فرقوں کو شیطانی قرار دیا اور انکو عیسائیت سے خارج ہونے کے فتوے بھی جاری کئے۔ (دیکھیں ۲ کورنتھینز ۱۱) اور اپنی زندگی کو مکمل اور پرفیکٹ قرار دیا (یعنی شیطان سے محفوظ وغیرہ) (دیکھیں فیلپینز ۳: ۶)

اس مفتری اور حضرت عیسی ء کے مشن اور محنت پر پانی پھیرنے والے مفتری پال نے ایک اور خودساختہ دعوی کرڈالا جس کا سیدنا عیسی ء سے کوئی تعلق نہ تھا وہ یہ تھا کہ عیسی ء پہلے سے (یعنی اپنی پیدائش سے بھی پہلے) ہی جسمانی طور پر موجود تھے اور زمین پر انکا آنا (یعنی صرف نزول) ہوا تھا۔ میاں محمود پالوس ثانی نے بھی ہوبہو پالوس اوّل پال کی طرح کی حرکتیں اور خودساختہ دعوے کئے اور جس طرح پال نے حضرت مسیح ناصری ء کی تعلیمات اور مشن کا دنیا میں شہرت، طاقت اور دولت کی خاطر ستیاناس کرنے کی کوشش کی ایسے ہی پالوس ثانی نے اس دور کے موعود مثیل مسیح و موعود مہدی ء کے مشن اور تعلیمات کے خلاف کاروائیاں، فتوے اور جھوٹے دعوے کر کے اس مشن کو برباد کرنے اور اپنے لئے اور اپنے خاندان کے لیے دنیا کمانے کے ناپاک کام کئے جن میں چند اختصار کے ساتھ درج ذیل ہیں:

(۱) خلیفہ یا امام حضرت نورالدین راور حضرت مسیح و امام مہدی ء کے ہوتے ہوئے اپنی الگ سے تنظیم بنانا، اپنا اخبار الفضل جاری کر لینا اور اپنا مقرر کردہ چندہ لینا شروع کر دینا؛

(۲) حضرت مسیح و مہدی ء کی وصیت کے خلاف اپنی مرضی کے لوگوں سے اپنا انتخاب کروا کر خلیفہ بن بیٹھنا؛

(۳) لوگوں کو کسی دلیل اور الہام کے بغیر اسے مصلح موعود کہنے پر انھیں نہ روکنا اور نہ بتانا کہ خدا کے کام اپنے ہاتھ میں نہ لیں؛

(۴) تمام کلمہ گو مسلمانوں کو کافر قرار دینا اور انھیں دائرہ اسلام سے خارج کہنا خواہ ان کلمہ گو مسلمانوں کو حضرت امام مہدی ء کے مبعوث ہونے کی خبر بھی نہ ہو؛

(۵) اپنے آپکو مجددین جو کہ آنحضرت ص کے خلفاء قیامت تک آتے رہنے والے اور مامورین من اللہ ہیں انسے بھی بڑا مقام دینا؛

(٦) آنحضرت ص کی احادیث اور قرآن کریم کی آیات کے خلاف تفسیریں کرنا اور کرانا؛

(۷) جھوٹا اور بے بنیاد دعوی مصلح موعود کرنا اور پھر اپنے اس دعوے کی کوئی دلیل نہ پیش کرنا۔

(۸) اپنے دعوی سے ایک موعود مسیح ابن مریم جس نے امام مہدی ء کے بعد نازل یعنی مبعوث ہونا تھا اس مامور من اللہ اور مرسل کا رستہ روکنا؛

(۹) حضرت مسیح و مہدی ء کی بیشمار نصیحتوں، احکامات اور الہامات کو رد کر دنیا کے عارضی مال و دولت، شہرت اور سیاسی کاروائیوں میں حصے لینا اور جماعت کو اور جماعتی ریسورسز کو بھی اپنے بیہودہ مقاصد میں استعمال کرنا؛

(۱۰) عدل و انصاف کا خون کر دینا اور سوال کرنے والوں کو منافقین اور خارجی کہنا اور انکے جائز سوالوں اور جائز کنسرنز پر بھی انکو اخراج اور مقاطعہ کی سزائیں دینا وغیرہ وغیرہ

خدا تعالی نے مفتری علی کی سزا قران کریم اور دوسری مقدس کتب میں بتائی ہے کہ عبرت کے طور پر اسکی شاہرگ کو قطع کر دیا جاتا ہے اور دنیا میں اسے کوئی بھی نہیں بچا سکتا اللہ تعالی نے اپنے اس وعدہ اور سنت کے مطابق پال، پالوس اوّل اور اسی طرح پالوس ثانی میاں بشیرالدین محمود کو بھی یہ سزا دے کر اپنا کہا ہوا پورا کیا۔

پال کو شہنشاہ نیرو کی حکومت کے دوران تقریباً ۶۴ سی ای میں اسکی گردن کاٹ کر یہ سزا دی اور پالوس ثانی کو اسکے جھوٹے دعوی مصلح موعود

جس کی بشارات میں ہی یہ نہیں آتا تھا اس دعوی کے دس برس بعد سرعام اسکی گردن پر وار کروایا جس سے اسکی شہرگ کے اندر چاکو کی نوک دھنس جانے سے اسکی شہرگ بھی قطع ہوئی جس کے یورپ کے تین ماہرین سرجن اور چوھدری ظفراللہ خاں جو اس کے ساتھ تینوں مختلف ڈاکٹروں جو ہیمبرگ، زیورخ اور لنڈن میں اپنی اپنی پریکٹس کرتے تھے انکے ساتھ ملے اور پھر یہ چاروں لوگوں نے گواہیاں دیں کہ میاں محمود صاحب کی شہرگ چاکو کی نوک اس کے اندر دھنس جانے سے کٹ چکی ہے اور اب کوئی علاج نہیں ہوسکتا اور پھر اسکے بعد دس برس تک میاں محمود بھی اپنے مفتری ہونے کی سزا پاکر بالکل لاچار بستر مرگ پر بیکار اور مفلوج ہوکر اپنے دعوی کے بعد ۲۳ برس نہ پورے کر کے عبرت کا نشان بن کر اس دنیا سے رخصت ہوئے۔

قارئین کرام! یہاں ایک ناقابل فراموش حقیقت ہمیں کبھی نہیں بھولنی چاہئے کہ اللہ تعالی نے جس طرح آنحضرت ص کو مثیل موسیٰ ء کہا ہے اسی طرح اس کی فعلی شہادتیں بھی ہماری راہنمائی کے لیے دیں۔ جہاں حضرت موسیٰ ء کے بعد موسوی شرٔعت کی حفاظت کے لیے مرسل بھیجے جو کہ اصل میں موسوی مجددین اور مامورین ہی تھے اور انکا سلسلہ مسیح ناصری ء پر ختم کر دیا اسی طرح کیونکہ آنحضرت ص کی شریعت چونکہ قیامت تک کے لیے ہے اس لیے اسکی تجدید کے واسطے قیامت تک مجددین، مرسلین یا مامورین من اللہ بھیجنے کا وعدہ بھی اللہ تعالی نے کر رکھا ہے۔ وہاں بھی موسوی سلسلہ کی چودھویں مرسل کے بعد ایک کاذب پیدا ہوا اور اس نے مفتری کی سزا پائی اور عین اسی طرح ادھر محمدی سلسلہ کے چودھویں مرسل کے بعد بھی ایک کاذب اور مفتری دعویدار پیدا ہوا اور اس نے بھی اس کذب کی سزا پائی۔ وہاں مسیح ناصری پر آخری موسوی مرسل بھیج کر موسوی شریعت کی تجدید کا سلسہ ختم کر دیا مگر یہاں محمدی تجدید کے سلسلہ کو جاری رکھتے ہو ٔ ایک آضافی انعام یعنی موعود ذکی غلام موعود مسیح کا وعدہ کرلیا۔۔۔اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ نَّافِلَةً لَكَ۔

"ز درگاہ خدا مرد بصد اعزاز می اید

مبارک بادت اے مریم کہ عیسی باز می اید"

ترجمہ: خدا کی درگاہ سے ایک مرد بڑے اعزاز کے ساتھ آتا ہے۔ اے مریم (یعنی محمدی مریم مرزا غلام احمد ء) تجھے مبارک ہو کہ عیسی بعد میں دوبارہ آتا ہے۔ (تزکرہ صفحہ ۶۸۴)

فاعتبرو یا اولی الابصار !!

اللہ تعالی اپنی مخلوق کو ایسے مفتریان اور گمراہ کرنے والوں سے ہمیشہ بچائے رکھے۔ اور موعود مسیح ابن مریم حضرت عبدالغفار صاحب ء جو ہماری زندگیوں مبعوث اور مامور ہوئے ہیں خدا تعالی لوگوں کو یہ توفیق دے کہ لوگ انھیں پہچان کر قبول کرسکیں۔ آمین ثم آمین!

والسلام

سید مولود احمد

۱۹ر دسمبر ۲۰۱۸ء